

۱۶۵  
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام  
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام



۱۷۶۵

# فضائلِ رسولِ اسلام

منفقی عنایت احمد کاکوروی علیہ الرحمۃ

مرکزی مجلسِ اَضَا ○ لاہور





# فضائل درودِ سلام

مع آفتاب

صلی اللہ علیہ وسلم

## ادعیتہ زیارۃ خیر الانام

تالیف

مجاہد جنگ آزادی حضرت مفتی عثمان احمد دہلوی کاکوری رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی مجلس رضا - لاہور

نام کتاب

فضائل درود و سلام  
حضرت مفتی عنایت احمد کاکوروی علیہ الرحمہ  
حافظ محمد عبدالستار قادری

مؤلف  
تصحیح

صفحات

سائز

۸ = ۲۳ x ۱۸

مطبع

جنرل پرنٹرز لاہور

ناشر

مرکزی مجلس رضا لاہور

بار اول

۱۴۰۰ھ

تعداد

دو ہزار

ہدیہ

دعائے خیر بحق معاونین مجلس رضا

59674

ملنے کا پتا

مرکزی مجلس رضا - نور می مسجد - بالمقابل ریلوے اسٹیشن - لاہور  
نوٹ: ہر ونجات کے حضرات بیس پیسے کے ٹکٹ ڈاک بھیج کر طلب کریں۔

## مفتی عنایت احمد کاکوروی،

اپنے وطن دیوہ ضلع بارہ بنکی میں پیدا ہوئے۔ ۹ شوال ۱۲۲۸ھ تاریخ ولادت  
ہے۔ تیرہ برس کی عمر میں رام پور جا کر مولوی سید محمد صاحب بریلوی سے صرف و نحو  
اور مولوی حیدر علی صاحب ٹونکی اور مولوی نور الاسلام صاحب سے دوسری  
دوسری کتابیں پڑھیں۔ وہاں سے دلی جا کر شاہ اسحق صاحب سے حدیث پڑھی،  
دلی سے علی گڑھ آئے۔ مولوی بزرگ علی صاحب سے جامع مسجد میں پڑھا،  
فن ریاضی کی تکمیل کی۔ بعد فراغ یہیں مدرس مقرر ہوئے۔ ایک سال مدرس  
رہ کر مفتی و مصنف کے عہدہ پر علی گڑھ ہی میں تقرر ہو گیا۔ اسی دور میں مولوی لطف  
اللہ صاحب کے تلمذ کا سلسلہ شروع ہوا۔

مولوی سید حسین شاہ صاحب بخاری نے بھی اسی زمانہ میں پڑھا۔ سید صاحب  
صاحب درس فاضل ہو جانے کے بعد بھی تعجب سے فرمایا اب مجھے کہ مفتی صاحب  
مجھ کو ہدایہ اجلاس پر پڑھاتے۔ میں حاضر رہتا۔ جب دوران مقدمہ میں فرصت  
ملتی اشارہ ہوتا۔ میں پڑھنا شروع کر دیتا۔ اسی اثنا میں پھر کام میں مصروف ہو  
جاتے۔ باوجود اس کے ایسا پڑھایا کہ ساری عمر اس کی یاد رہی۔

کول سے بریلی کا تبادلہ ہوا۔ بھیگن پور کے لئے ایک فخریہ بھی ہے کہ مفتی صاحب  
نے اثناء راہ میں مع مستورات کے قیام فرمایا تھا۔ بریلی کے قیام میں صدر امین  
ہوئے۔ وہاں کے تلامذہ میں قاضی عبد الجلیل صاحب قاضی شہر اور مولوی ودا  
حسین منصف شامل تھے۔ بڑا کارنامہ نواب عبدالعزیز خاں کو (باوجود ان کی  
آزاد منشی و صاحبزدگی کے) پڑھا دیتا تھا۔

نواب صاحب نواب رحمت خاں حافظ الملک شہید کے مزار پر فاتحہ  
پڑھی۔ مقبرہ کی خرابی میں یہ جو ہر دار شمر لکھا ہوا ہے  
سرکشتہ بر نیزہ نمود نفس کہ معراج مرداں ہمیں ست و بس

قصہ مختصر صدر اعلیٰ کا پروانہ آگیا کہ ۱۸۵۷ء کا ہنگامہ ہو گیا۔ اس کے فرد ہونے پر الزام بغاوت میں انڈمان بھیج دیے گئے۔ یہ ۱۲۴۳ھ کا واقعہ ہے۔ چار سال جزیرہ مذکور میں رہے جنگل میں منگل، اکابر علماء کی برکت سے ان دنوں یہ بدنام جزیرہ دارالعلوم بن گیا تھا۔

علاوہ مفتی صاحب کے مولوی فضل حق صاحب خیر آبادی، مفتی مظہر کریم صاحب وغیرہ علما بھی وہاں تھے اور سب کے سب باوجود مصیبت قید اور غریب الوطنی کے خدمتِ علم میں مصروف تھے۔ محقق خیر آبادی کے ذہن و قیاد کے متعدد نتائج وہیں وجود پذیر ہوئے۔ مفتی مظہر کریم صاحب نے مراصدِ اطلال کا عربی سے اردو میں ترجمہ کیا۔ مفتی عنایت احمد صاحب نے کلام مجید حفظ کیا تواریخ حبیب السیرۃ میں تالیف کی۔ تاریخی نام ہے، ۱۲۴۵ھ نکلتے ہیں منشی امیر اللہ تسلیم نے الفاظ "تواریخ نبی"، سے تاریخ نکالی۔ یہ کتاب حکیم امیر خاں کی فرمائش سے لکھی گئی تھی جو انڈمان میں سرکاری ڈاکٹر تھے اور جن کی غم خواری کا اعتراف دیباچہ میں فرمایا ہے

جم سوا سو صفحے کا ہے فی صفحہ سطر ۲۷ (نسخہ مطبع نظامی ۱۲۴۹ھ پیش نظر ہے) واقعات پوری تفصیل سے بقید تاریخ اور تشریح جزئیات کے ساتھ لکھے ہیں۔ دیباچہ کی شہادت ہے کہ محض یاد سے لکھی گئی۔

قیاس کرو کہ اس عہد کے علما حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک حالات کا کس قدر ذخیرہ سینے میں محفوظ رکھتے تھے اور یہی سر پایہ سعادت تھا۔ ہندوستان آکر سیرت اور حدیث کی کتابوں سے مقابلہ کیا تو یاد کی صحت ثابت ہوئی۔ ایک انگریز نے تقویم البلدان کے ترجمہ کی فرمائش کی جو دو برس میں ختم ہوا۔ یہی ترجمہ رہائی کا سبب بنا۔ صرف کار سالہ علم الصیغہ بھی وہیں لکھا۔ ۱۲۴۷ھ میں رہائی پا کر کاکوری آئے۔ وہاں شاگرد رشید مولوی لطف اللہ صاحب بھی حاضر ہوئے۔ تاریخ پیش کی۔

۱۷۱۱ء تجوید کا رسالہ زینت القاری بھی وہاں، معروض تحریر میں آیا جو ۱۹۳۷ء میں ملکین محمد کشمیری بازار لاہور کے طرف

چوں بفضل خالق ارض و سما      استاد مہر شد ز قید غم رہا ،  
 بہر تاریخ خلاص آل جناب      برلوشتم ان استاذی نجا ،  
 مستقل قیام کان پور میں فرمایا ۔ مدرسہ فیض عام کی بنیاد ڈالی ، خود درس  
 دیا پچیس پانیس روپے ماہوار تنخواہ لیتے تھے ۔ مسلمان تیارکان پور مصارف  
 مدرسہ کے کفیل تھے ۔ ان میں حافظ برخوردار زیادہ نامور تھے ۔ اسی مدرسہ  
 کا فیض بالآخر ندوۃ العلماء کی شکل میں عیاں ہوا ۔

دو برس کے بعد حج کا ارادہ کیا ۔ شاگرد جمع ہوئے ۔ مولوی سید حسین  
 شاہ صاحب و اصف بخاری ، مولوی لطف اللہ صاحب ، نواب عبدالغفر  
 خاں صاحب ، مولوی سید عزیز الدین صاحب شکارپوری ، استاد کے سامنے  
 درس بھی دیا ۔ مفتی صاحب شاگردوں کی بہاریں دیکھ دیکھ کر باغ باغ ہوتے تھے  
 بالآخر مولوی سید حسین شاہ صاحب کو مدرسہ اول اور مولوی لطف اللہ صاحب  
 کو مدرسہ ثانی مقرر فرما کر حج کو روانہ ہو گئے ۔

اس زمانہ میں جہاز ہوائی تھے ۔ جدہ کے قریب پہنچ کر جہاز پہاڑ سے ٹکرا کر  
 ڈوب گیا ۔ مفتی صاحب بحالت نماز احرام باندھے ہوئے غریق و شہید ہوئے  
 یہ واقعہ ، شوال ۱۲۷۹ھ کا ہے ، ۵۲ برس کی عمر پائی

## نشان منزل

حضرت شیخ الاسلام الحاج الحافظ خواجہ محمد قمر الدین سیالوی زیب سجاده  
آستانہ عالیہ سیال شریف سے بریلوی مسک کے متعلق کسی عالم نے  
استصواب کیا تو حضور نے فرمایا،

”میں مولانا احمد رضا بریلوی کی خاک پا کے برابر بھی نہیں کیونکہ فقیر کے عقیدے  
میں مذہب کی بنیاد عشق رسول پر ہے اور عشق رسول کی بنیاد ادب پر ہے، مولانا  
بریلوی کو ذات رسول سے بے پناہ عشق تھا پھر آپ نے زبان مبارک سے یہ  
شعر پڑھا ہے

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ دوست  
وگرہ او نہ رسیدی تمام لوہی است

مرآة العاشقین ص ۲۱

حضرت شیخ الاسلام کے ممدوح عاشق رسول اعلیٰ مولانا شاہ احمد رضا خان  
فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی مقدس سیرت، پاکیزہ تعلیمات، ایمان  
افروز نظریات، روح پرور معتقدات سے روشناس کرانے کے لیے ۱۹۶۸ء  
میں مرکزی مجلس رضا لاہور کا قیام عمل میں آیا۔ اعلیٰ حضرت کے فیضان اور اراکین  
کی پر خلوص جدوجہد نے مجلس کو ایک تحریک کی شکل میں متعارف کرایا۔ ملک و بیرون  
ملک مجلس رضا کے اشاعتی مشن نے قبولیت کا شرف حاصل کیا، اہل قلم اور صاحبان  
علم و دانش کی حمایت و معاونت بھی اس تحریک کی کارکردگی میں خاصا کردار انجام  
دے رہی ہے۔ علماء کرام اور مشائخ عظام کی نگاہ التفات اگر پوری طرح ادھر  
مبذول ہو تو اس کی تعمیری سرگرمیوں میں اضافہ ناگزیر ہے  
مرکزی مجلس رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی ذات ستودہ صفات پر خصوصاً



اور دیگر زعماء ملت پر غوما جو تحریری خدمات مثبت انداز میں انجام دے رہی ہے اسے ہر طبقہ بنظر تحسین دیکھ رہا ہے جس کا ثبوت دفتر میں پہنچے ہوئے تہنیتی خطوط ہیں۔

علماء، لیکچرار، ادیب، صحافی، وکلاء، طلباء فاضل ریونی کی تعلیمات اور شخصیت سے بڑی حد تک متعارف ہو رہے ہیں، جگہ جگہ یوم رضا کی سالانہ تقریبات کا انعقاد بھی مجلس کی حسانت میں شمار کیا جانا ضروری ہے کیونکہ اشاعتی پروگرام کی طرح یوم رضا کو بھی تحریری شکل دینا مجلس کا اہم کارنامہ ہے اس وقت تک مجلس رضا تقریباً تیس تاریخی، سوانحی، علمی و تحقیقی کتب ڈیڑھ لاکھ کی تعداد میں شائع کر کے مفت تقسیم کر چکی ہے۔ آفسٹ طباعت، سفید کاغذ، خوبصورت ٹائٹل، تحقیقی اور عمدہ مواد اس کا طرہ امتیاز ہے۔ اس وقت زیر نظر سالہ فضائل درود و سلام مجاہد جنگ آزادی ۱۸۵۷ حضرت مولانا مفتی عنایت احمد کاکوروی علیہ الرحمۃ شائع کرنے کا فخر حاصل کر رہی ہے حضرت مولانا مفتی عنایت احمد کاکوروی جنگ آزادی ۱۸۵۷ ہیر و علامہ فضل حق خیر آباد علیہ الرحمۃ کے ساتھ ہی آزادی وطن کی پاداش میں جزیرہ اندمان میں مجسوس رہے۔

قید فرنگ میں وہاں علماء اہل سنت نے تصانیف کو اپنا ہدم و مونس جانا اور یہ مبارک مشغلہ اختیار فرمایا۔ اس طرح ملت اسلامیہ کو علماء کرام کے قلمی جواہر پارے نصیب ہوئے۔ علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ نے الثورة الهند کے نام اور قصائد فتنہ الحسد (عربی) تصنیف فرمائے جو تحریک آزادی کی سب سے پہلی اور مستند دستاویز ہے جسے مولانا عبدالشہید خان شروانی نے اردو ترجمہ اور مفصل مقدمہ کے ساتھ بائیں ہندوستان کے نام سے ۱۹۴۷ء میں شائع کر کے فلمی دنیا میں متعارف کرایا۔ کتاب نایاب تھی۔ تلاشیں بسیار کے بعد ایک نسخہ ہاتھ لگا جسے مکتبہ قادریہ لاہور

نے جدید دور کے تقاضہ کے مطابق بڑے اہتمام سے شائع کیا۔ اس تاریخی کتاب کی اشاعت میں مجلس رضا کے گرامی قدر صدر الحاج حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری مدظلہ کی خصوصی دلچسپی کو بڑا دخل ہے۔

فضائل درود و سلام کے نام سے پہلے بھی مجلس رضا کی طرف سے علامہ محمد سعید صاحب شبلی مدظلہ کی تصنیف متدربار شائع ہو کر معمول کے مطابق مفت تقسیم ہو رہی ہے۔ حال ہی میں تازہ ایڈیشن دس ہزار کی تعداد میں شائع ہوا ہے اس ایک ہی کتاب کی اب تک نینس ہزار کاپیاں تقسیم ہو چکی ہیں۔ دیگر کتب کے بھی اسی طرح کئی کئی ایڈیشن شائع ہو کر ختم ہوئے اہل دل کی معاونتشاء اللہ العزیز مثال حال رہی تو دیگر مسودات اور کتابت شدہ کتب جلد ہی زیور طباعت سے آراستہ ہو سکتی ہیں۔

زیر نظر کتاب فضائل درود و سلام حضرت علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی علیہ الرحمۃ کی تاریخی تصنیف ہے جو عرصہ سے نایاب تھی، پاکستان میں اس کی اشاعت کا شرف مجلس رضا کو حاصل ہو رہا ہے اور اس کی اشاعت کے جملہ اخراجات جناب الحاج عبدالحمید صاحب البخیر مرید کے ادا کر کے اپنی عاقبت کا سامان بنا رہے ہیں۔ علامہ مفتی عنایت احمد کاکوروی کے مختصر مگر جامع حالات مولانا صدر یار جنگ بہادر حبیب الرحمن خاں شروانی کی تصنیف لطیف حیات استاذ العلماء سے لیے گئے۔ تفصیلی حالات کے لیے یہ کتابیں دیکھی جاسکتی ہیں۔

بنگ آزاد دی ۱۸۵۷ء

پروفیسر ایوب قادری

تذکرہ علماء اہل سنت

مولانا سید محمود احمد کاپٹوری

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ مرکزی مجلس رضا کو ترقی نصیب فرمائے اراکین و معاونین کو دنیا و دین کی کامرانیوں سے نوازے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ مجلس کے اشاعتی پروگرام میں حصہ لینے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین ثم آمین تائش قصوری ناظم شعبہ تصنیف و ایف جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔ پاکستان



# بطل حریت مفتی عنایت احمد کا گوری قدس سرہ

اللہ اللہ اس رہ حق کے مسافر کا چلن جو رہا باطل کے ظلم و ستم پر خند زان  
 وہ نشانِ عظمتِ اسلام، بطلِ حریت جس کی ٹھوکر میں رہا تاجِ سلاطینِ دمن  
 آسمانِ اہل سنت کا درخشاں آفتاب ہند کے ظلمت کڈں پر جو رہا پر تو فلکن  
 جس کی دیو سی پہ دار و سکندر ہوں شمار تاجِ شاہی ہے بڑھ کر جس کی تار پیر ہن  
 شیر دل، بیباک جرات آزا جنگ آشنا مرد میدانِ قوت بازو حق، باطل شکن  
 موت کا رسیا طلبگار شہادتِ مرد حق! زندگی سے کھینٹنے والا شہید بے کفن  
 جس کے لغموں پریشاں کر دیا صہبیا کو تدوئوں میں گئے جس کو ہم صیفرانِ چین  
 کعبہ اہل صفا و قبلہ اربابِ دین ماحی کفر و ضلالت حامی دینِ حسن  
 تمام آخر عنایت جس پر احمد کی رہی اب بھی جس کی قبر پر ہیں حمتیں سایہ فلکن

جس سے تاریخِ جہاد و حریت تابندہ ہے

نام جس کا زندہ ہے جس کا عمل پائندہ ہے

(امیر البیان سہروردی)





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَرَّمَ حَيْبَهُ أَحَبَّ تَكْرِيبِهِ وَ  
 عَظَمَهُ تَعْظِيمًا وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ  
 وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا فَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى ذَلِكَ الْحَبِيبِ  
 الْأَكْرَمِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ ذَوِي الْأَكْرَمِ

بہ نیت تائید دین متین و باقتضائے محبت جناب سید المرسلین صلی  
 اللہ علیہ وسلم پر رسالہ فضائل درود و سلام میں لکھا جاتا ہے، مشتمل پانچ  
 فصلوں پر۔

## فصل اول

تفسیر آیہ کریمہ، اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ  
 آخر تک۔

فصل دوم ، احادیث فضائل درود و سلام

فصل سوم ، مواقع و اوقات درود و سلام

فصل چہارم ، حکایات صالحین ، مشتمل بر منافع درود

فصل پنجم ، <sup>و سلام</sup> صیغہائے درود ، جو حدیث میں وارد ہیں اور

جن سے شرف رؤیت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہوتا ہے اور تمام تاریخی اس رسالہ کا فضائل درود و سلام

فصل اول تفسیر آیہ کریمہ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ أَخْرَتُكَ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے ،

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

بے شک اللہ اور فرشتے اس کے درود بھیجتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اجماع  
والو درود بھیجتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجو ، سلام **و** اس آیت سے  
کمال تعظیم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پائی جاتی ہے اور کمال  
تاکید ہے اس آیت میں درود و سلام بھیجنے کی آپ پر کہ اللہ جل جلالہ نے  
پہلے اپنا درود بھیجا اور ملائکہ کا درود بھیجا ، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
پر بیان کیا اور لفظ **إِنَّ** سے اس مضمون کو مؤکد کیا بعد اس کے



مسلمانوں کو بلفظ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا**، خطاب کر کے درودِ اسلام بھیجنے کا بتا کید حکم دیا اس کی مثال یہ ہے کہ ایک بادشاہ کو اپنے کسی امیر کی تعظیم کرائی اپنے سب تابعین سے منظور ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ صرف حکم دے کہ تم فلاں کی تعظیم کرو اور دوسرے یہ کہ بادشاہ خود اس امیر کی تعظیم کرے اور اپنے امراء و مقربین سے تعظیم کراوے بعد اس کے سب رعایا و تابعین پر یہ بات بتا کید ظاہر کرے کہ ہم اور مقربین ہمارے فلاں امیر کی تعظیم کرتے ہیں۔

پھر بتا کید تمام حکم دے کہ تم سب اس کی تعظیم کرو سو اس آیت میں مثل دوسری صورت کے ہے اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں نہایت تعظیم و تاکید تعظیم ہے بہ نسبت پہلی صورت کے۔

**و** یہ آیت جس طرح کمال تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دلالت کرتی ہے اسی طرح کمال فضیلت درود اور شرف درود بھیجنے والے پر دلالت کرتی ہے اس لیے کہ موافق آیت کے درود بھیجنے والا وہ کام کرتا ہے جو خدائے تعالیٰ اور ملائکہ کرتے ہیں اور درود بھیجنا ایسا کام اشرف ہے کہ مصدرِ اول اس کا خدائے تعالیٰ اور ملائکہ ہیں **و** درود بھیجنا خدائے تعالیٰ کا یہ کہ رحمت خاصہ اپنی نازل فرما دے اور ملائکہ اور مومنین کا یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ سے اس رحمت خاصہ کو واسطے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگیں۔

**نکتہ** : رحمت خاصہ اللہ جل جلالہ کی تو روزِ ازل سے شامل حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور تا ابد رہے گی اور ظہور اس کا بروزِ حشر شفاعتِ کبریٰ سے مقامِ محمود میں اور بہشت میں یقیناً ہو گا پھر اس کے لیے دعا مانگنے کی کیا وجہ ہے سو ستر اس کا یہ ہے کہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صفت عبدیت بہت پسند تھی، چنانچہ اکثر احادیث سے ثابت ہوتا ہے اور اللہ جل جلالہ نے بھی مواقع تکریم میں آپ کو عبد سے تعبیر کیا ہے چنانچہ قصہ معراج

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ أَوْفَاوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ  
فرمایا اور محققین صوفیہ کے نزدیک عبدیت کے مانند کوئی مرتبہ نہیں ہے۔ اس واسطے عبد بالکل مولے کا ہوتا ہے۔

پس مقام عبدیت اپنی ہستی کو کھو دینا اور خدا کی ہستی کو باقی رکھنا ہے اور مقتضائے مقام عبدیت یہ ہے کہ کمال عظمت مولیٰ کی عبد کے ذہن میں ہو اور اس کے جاہ و جلال کے سامنے نہ کچھ اپنی ہستی سمجھے نہ اپنا کچھ حق قائم کرے اور ہر آن میں اور ہر شان میں مولیٰ سے عاجزی کرے اور کسی طرح ظہور اپنے استغناء کا نہ ہو اسی واسطے درود بھیجنے کا کہ طلب رحمت ہے واسطے آپ کے حکم ہوا اور حدیث میں دعا کرنے کا واسطے بغثت مقام محمود کے ارشاد ہوا حال آنکہ کلام اللہ میں صاف وعدہ ہو چکا ہے،

عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا،

اس مقام کے حصول میں آپ کے لیے کچھ شک نہیں مگر دعا کرانے کی یہی وجہ ہے کہ مولیٰ سے تضرع و زاری چلی جاوے اور شان عبدیت کا ظہور رہے اور استغنا کی بات پائی نہ جاوے،

نکتہ ثانیہ، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق امت



پر اتنا ہے کہ کسی کا نہیں۔

سب سے زیادہ حق ماں باپ کا ہے سوان کا احسان یہی ہے کہ عالمِ عدم سے وجود میں لائے اور سببِ حیات فانی کے ہوئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کیا اور آپ سببِ حیات جاودانی ہوئے، پس آپ کا احسان بدرجہا ماں باپ کے احسان سے زیادہ ہے اور شکرِ محسن واجب ہے۔ اسی لیے ہر امتی کو ضرور ہے کہ شکرِ آپ کا ادا کرے، لیکن ادائے شکر کی کوئی صورت معلوم نہ تھی، لہذا اللہ جل جلالہ نے کہ اس امت پر بہ نسبت اور امتوں کے زیادہ تر رحیم ہے خود ان کو طریقہ ادائے شکر کی تعلیم کی اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو سارے بھیجو اور ہم سے طلبِ رحمت واسطے ان کے کرو سو یہ ارشاد ہوا اس بات کی طرف کہ تمہارا مقدر نہیں ہے کہ حق بی کا ادا کر سکو پس جس طرح ایک شخص پر کسی کا احسان ہوتا ہے کہ وہ خود اس کے ادائے شکر کی اپنے آپ میں طاقت نہیں دیکھتا ہے تو وہ اپنے آقا کی طرف واسطے تلافی اس احسان کے رجوع کرتا ہے۔

اسی طرح تم بھی تلافی احسان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے چاہو اور خود طریقہ شکر سکھانے میں دو فائدے ہیں۔ ایک اہتمامِ نشان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ ایسا نہ ہوا ایسے محسنِ عظیم الشان کے ادائے شکر میں کوتاہی ہو۔

دوسرا رحمت بحال امت کہ ان کو ایسا طریقہ ادائے شکر کا ہیکو سو جتنا اور بھی بچانا ان کا گمراہی سے منظور ہوا تاکہ کہیں ادائے حق نہی مثل نصاریٰ کے نہ کریں کہ دامِ شرک میں پھنس جاویں، ایسا طریقہ ارشاد ہوا جس میں کمالِ تعظیم پیغمبرِ خدا کی پائی جاوے اور عبدیت بھی قائم

رہے۔ شرک کی بو آئے نہ پاوے۔

فَسُبْحَانَهُ مَا أَعْظَمَ عَلَىٰ أُمَّةِ النَّبِيِّ إِحْسَانَهُ

مسئلہ ، موافق اس آیت کے درود و سلام بھیجنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض ہے مگر اکثر علماء اس بات کے قائل ہیں کہ ساری عمر میں ایک بار فرض ہے اس واسطے کہ آیت میں کچھ عدد اور وقت مذکور نہیں ہے۔

جس طرح کلمہ شہادت پڑھنا ساری عمر میں ایک بار فرض ہے۔ اسی طرح درود و سلام بھی ایک بار فرض ہے اور شفا میں قاضی ابوبکر سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے کہا کہ خدائے تعالیٰ نے فرض کیا ہے اپنی خلق پر درود اور سلام بھیجنا اپنے پیغمبر پر اور کوئی وقت مقرر نہیں کیا۔

پس واجب ہے کہ آدمی بکثرت درود و سلام بھیجے اور غافل نہ رہے انتہی ہر چند کہ موافق مذہب جمہور علماء کے فرض عمر میں ایک بار درود بھیجنا ہے۔ یہ تقریر بھی خوب ہے۔ بکثرت درود و سلام بھیجنا بھی اس آیت کے موافق عمل کرنا ہے اور کرخی نے کہا ہے کہ جب نام آپ کا آوے تب درود و سلام واجب ہے اور حدیثیں متعلق اس قول کے فصل دوم میں مذکور ہوں گی۔

## فصل دوم احادیث فضائل درود و سلام

صحیح مسلم میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی صلوٰۃ بھیجتا ہے مجھ پر ایک بار صلوٰۃ بھیجتا ہے اس پر خدائے تعالیٰ دس بار اور نسانی اور داری نے روایت کی ہے ابو طلحہ رضی اللہ

منہ سے کہ ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور  
چہرہ مبارک پر خوشحالی معلوم ہوتی تھی اور آپ نے فرمایا کہ بے شک  
جبریل میرے پاس آئے اور کہا تحقیق تمہارا رب فرماتا ہے کیا تمہیں خوش  
نہیں کرتی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات کہ جو کوئی تمہاری امت میں سے تم پر صلوٰۃ بھیجے  
میں دس بار اس پر صلوٰۃ بھیجوں گا۔

جو سلام بھیجے تم پر تمہاری امت میں سے اس پر دس بار سلام بھیجوں  
گا۔ انتہیٰ ان حدیثوں میں کمال فضیلت درود و سلام کی پائی جاتی ہے۔  
سبحان اللہ کیا رتبہ درود پڑھنے والے کا ہے کہ ایک بار درود پڑھنے سے  
دس بار مورد رحمت خاصہ البیہ ہوتا ہے اور ایک بار سلام بھیجنے میں دس  
بار سلام خدائے تعالیٰ کا اس پر ہوتا ہے۔

**ف**، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خوش ہونا بسبب  
اپنی امت کے تھا کہ ایسی نعمت غیر مترقبہ اور درجات عالیات  
ان کو عنایت ہوئے اور نسانی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صلوٰۃ بھیجے مجھ پر ایک بار خدائے  
تعالیٰ اس پر صلوٰۃ بھیجتا ہے دس بار اور معاف کر دیتا ہے اس  
کے دس گناہ اور بلند کرتا ہے اس کے دس درجے۔

ترمذی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا بہت نزدیک مجھے قیامت کے دن وہ لوگ ہیں جو بکثرت مجھ  
پر درود بھیجتے ہیں۔

**ف**، نزدیک اہل ذوق کے اس حدیث کے مانند اور کوئی حدیث  
فضیلت صلوٰۃ میں نہیں ہے۔ قرب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے مانند کوئی فضیلت نہیں۔ سارے کمالات و ترقیات کو یہ بات شامل  
ہے اور درود پڑھنے والے کے تقرب الہی پر بھی دلالت کرتی ہے۔ اس



واسطے کہ امتی کو جتنا زیادہ قرب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو گا اتنا ہی زیادہ قرب خدائے تعالیٰ سے بھی ہو گا

ترمذی نے روایت کی ہے کہ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں چاہتا ہوں کہ آپ پر درود بہت بھجوں، پس کس قدر مقرر کروں آپ کے درود کے لیے اس وقت میں سے جو یعنی اپنی دعا کے لیے مقرر کیا ہے آپ نے فرمایا جتنا چاہو ابی نے عرض کیا چوتھائی، آپ نے فرمایا جتنا چاہو اگر اس سے زیادہ کرو تو تمہارے واسطے بہتر ہے انھوں نے کہا نصف آپ نے فرمایا جتنا چاہو اور اس سے زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے انھوں نے کہا دوثلث آپ نے فرمایا جس قدر چاہو اور اس سے بھی زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کیا سارا وقت اپنے وظیفہ کا آپ کے درود کے لیے صرف کروں گا۔ آپ نے فرمایا اب تمہارے سب مقصود حاصل ہوں گے اور سب گناہ تمہارے بخشنے جائیں گے انتہی اس حدیث سے کمال فضیلت درود کی ثابت ہوتی ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال اہتمام اور رضا مندی کثرت صلوٰۃ سے پائی جاتی ہے اور بڑا فائدہ کثرت صلوٰۃ کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ سب مقاصد دینی اور دنیوی بسبب اس کے حاصل ہوتے ہیں اور سب گناہ اول آخر بسبب اس کے بخشنے جاتے ہیں۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سب اوراد اور اذکار سے درود افضل ہے۔

**نکتہ** ہر اس بات کا کہ درود سب اوراد اور اذکار سے افضل ہے یہ ہے کہ خوبی ہر ذکر کی یہی ہے کہ عبادت الہی ہے اور افضل جملہ عبادت ایمان ہے اور درود وہ مضمون ہے کہ ایمان پر مشتمل ہے ساتھ زیادتی کے

اس واسطے کہ ایمان عبارت ہے اقرار الوہیت خدائے تعالیٰ اور نبوت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور درود میں درخواست ہوتی ہے۔ خدائے تعالیٰ سے نازل کرنے رحمت خاصہ کاملہ کی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ پس اس میں اقرار الوہیت خدائے تعالیٰ اور نبوت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے شک ہوا اور ساتھ اس کے تضرع اور اظہار حاجت ہے۔

جناب الہی میں اور ظہور محبت ہے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال کرنا چاہیے کہ اور کونسا ذکر و وظیفہ ہے کہ ان سب باتوں پر مشتمل ہے اور نسائی اور دارمی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں سیر کرنے والے زمین میں کہ میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں اور بھیجتی نے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو مجھ پر درود پڑھے پاس میری قبر کے میں سن لیتا ہوں، اور جو دور سے درود بھیجے مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔

شفا میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مسلمان مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ فرشتہ اس درود کو لے کر مجھ تک پہنچاتا ہے اور نام لے کے کتا ہے کہ فلاں ایسا ایسا کہتا ہے، یعنی اس طرح درود بھیجتا ہے **و**، زہے درود پڑھنے والے کے کہ جناب محبوب رب العالمین میں اس کا نام لیا جاتا ہے۔

**مصرع**، عاشقوں کے لیے اتنا ہی شرف کافی ہے۔

ابو یعلیٰ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کثرت کرو مجھ پر درود بھیجنے کی، بہ تحقیق وہ پاکیزگی ہے واسطے تمہارے یعنی بسبب درود کے پانی گناہوں سے ہوتی ہے اور

پاکیزی سر طرح کی ظاہر کی باطن کی جان کی مال کی حاصل ہوتی ہے۔

امام احمد اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی مجھ پر درود بھیجتا ہے فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں یعنی اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود بھیجے سوچا ہے کم بھیجے

درود بھیجنے والا یہ بات سمجھ کے چاہے زیادہ بھیجے یعنی جب تک درود بھیجتا رہے گا فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔

پس جس قدر اپنے لیے فرشتوں کی دعائیں ہوائی دیر تک درود پڑھے مقصود یہ ہے کہ درود بکثرت پڑھنا چاہیے۔ طبرانی نے اوسط میں روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص درود بھیجے مجھ پر کسی کتاب میں ہمیشہ فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے، جب تک میرا نام رہے گا۔

اس کتاب میں ابن ماجہ نے یسند حسن اور حافظ ابو نعیم نے حلیہ میں روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بھول گیا مجھ پر درود بھیجنا، بہک گیا راہ جنت سے، انتہی دلائل انجرات میں لکھا ہے کہ بھول جانے سے مراد ترک ہے یعنی جو کوئی درود بھیجنا ترک کرے وہ راہ جنت سے بہک گیا اور جب تارک درود بہک جانے والا ہو راہ جنت سے تو درود بھیجنے والا سالک راہ جنت ٹھہرا۔

امام مستغفری نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہ ہر روز سو بار مجھ پر درود بھیجے، اس کی سزا جہنم پوری کی جاوے گی۔

یہی قال الطبرانی فی الاوسط رواہ، ابوالشیخ فی التوب والمستغفری قال الحافظ العراقي فی تخریج احادیث الایماء رواہ یسند فیہ ضعف ومثله یعمل بہ فی الفضائل ۱۲ نسیم الریاض



## فصل تیسری اوقات و مواقع صلوٰۃ

مواقع صلوٰۃ جو اس مقام پر موافق روایات معتبرہ کے مذکور ہوئے

۲۴ ہیں۔

۱۔ جب اسم مبارک زبان پر لاوے یا سنے، ترمذی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خاک آلودہ ہونا کہ اس شخص کی جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور مجھ پر صلوٰۃ نہ بھیجے۔

۲۔ ان حدیثوں میں وہ برائی اس شخص کی مذکور ہوئی جو نام آپ کا سنے اور درود نہ پڑھے، پس جو شخص خود نام سے اور درود اس کے ساتھ نہ کہے۔ اس کی برائی بطریق اولیٰ ثابت ہوتی ہے لہذا اصحاب و تابعین اور جمیع ائمہ محدثین اور علمائے صاحبین کا ہمیشہ دستور رہا ہے کہ کبھی اسم مبارک بغیر صلوٰۃ و سلام کے نہیں لیتے۔

۳۔ جب اسم مبارک لکھے تب بھی درود و سلام لکھنا ضروری ہے و لہذا بے لفظ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک نہیں لکھا جاتا اور ثواب اس کا اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ جب تک کتاب میں اسم مبارک ہے گا، فرشتے لکھنے والے پر درود بھیجتے رہیں گے۔

ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ آسمان پر فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھتا تھا اس سے سبب حصول اس درجہ کا پوچھا اس نے بیان کیا کہ میں نے دس لاکھ حدیثیں لکھیں جب نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا تھا میں درود لکھتا تھا اس سبب سے مجھے یہ درجہ ملا۔ انتہی اور نہ لکھنا لفظ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ اسم مبارک کے بہت برا ہے۔ علمائے معتبرین نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص

حدیث لکھتا تھا اور ساتھ نام مبارک کے درود بسبب بخل کاغذ کے نہیں لکھتا تھا۔ اس کے سیدھے ہاتھ کو مرض اکلہ عارض ہوا یعنی ہاتھ اس کا گل گیا اور بھی شیخ ابن حجر نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص لفظ وسلم نہیں لکھتا تھا صرف صلی اللہ علیہ پر اکتفا کرتا تھا آپ نے اس شخص سے خواب میں فرمایا کہ تو کیوں اپنے تئیں چالیس نیکیوں سے محروم رکھتا ہے یعنی وسلم چار حرف ہیں اور ہر حرف ایک نیکی اور ہر نیکی دس گونہ ثواب میں ملتا وسلم کی چالیس نیکیاں ہوتیں۔

پس چاہیے کہ جب اسم مبارک لکھے، لفظ صلی اللہ علیہ وسلم کامل لکھے کسی طرح کی کوتاہی نہ کرے قرعے صاوی یا صلتم پر اکتفا ہرگز نہ کرے۔  
۲۔ جب کسی مجلس میں آدمی داخل ہوا اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے ضرور درود پڑھے۔

ابن حبان، ابو داؤد، ترمذی اور نسائی او حاکم نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں گے اور ذکر خدا نہ کریں گے اور درود اپنے پیغمبر پر نہ پہنچائیں گے، اس مجلس میں ان پر حسرت ہوگی اگرچہ بہشت میں داخل ہوں گے جب دیکھیں گے ثواب ذکر اور درود کا۔

۳۔ صبح و شام درود پڑھنا چاہیے، طبرانی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کو دس بار درود بھیجے مجھ پر اور شام کو دس بار قیامت کے دن اس کے لیے میری شفاعت ہوگی۔

۴۔ دعا سے پہلے اور دعا کے بیچ میں اور دعا کے آخر میں درود پڑھے، امام احمد نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مانند پیالہ سوار کے مت کرو کہ پیالہ بھر کے رکھ لیتا ہے اور اسباب

اٹھایا ہے پھر اگر اسے حاجت ہوتی ہے پینے کی تو پی لیتا ہے اور اگر وضو کی حاجت ہوتی ہے تو وضو کر لیتا ہے نہیں تو پانی گرا دیتا ہے، لیکن مجھے کرواؤ دعا میں اور اوسط دعا میں اور آخر دعا میں۔

طبرانی نے ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ دعا محبوب رہتی ہے یعنی روکی جاتی ہے مقبولیت سے جب تک درود نہ بھیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

ترمذی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ دعا ٹھہرائی جاتی ہے درمیان زمین و آسمان کے نہیں چڑھتی، اس میں سے کچھ جب تک درود نہ بھیجے اپنے پیغمبر پر اور ابوسلمان دارانی نے کہا ہے کہ جسے کچھ حاجت ہو بکثرت درود پڑھے، پھر خدا تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے اور ختم بھی درود پر کرے۔ خدا تعالیٰ دونوں درودوں کو تو بے شک قبول کرے گا اور وہ کریم ہی ایسا نہ کرے گا کہ بیچ کی چیز کو چھوڑ دے۔

۵۔ بوقت داخل ہونے مسجد کے اور بوقت نکلنے کے مسجد سے حصن حصین میں بروایت ابن ماجہ و ترمذی وغیرہ حدیث لکھی ہے کہ مسجد میں داخل ہونے کے وقت اور بھی مسجد سے نکلنے کے وقت بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ کے اور بروایت ابن خزیمہ حدیث لکھی ہے کہ دونوں وقت اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کے، پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ جب مسجد میں داخل ہو بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد پڑھے اور اسی طرح نکلے وقت پڑھے۔

۶۔ بعد اذان کے حصن حصین میں بروایت مسلم و ترمذی وغیرہ حدیث لکھی ہے کہ بعد اذان کے درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مانگے آپ کے لیے وسیلہ اللہ سے اور امام احمد نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اذان سنو جو مؤذن کے وہ تم بھی



کو پھر مجھ پر درود بھیجو تحقیق جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے خدا تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔ بعد اس کے میرے لیے وسیلہ خدا تعالیٰ سے مانگو، اور وسیلہ ایک درجہ بہشت کا ہے ایک خدا کے بندہ کو ملے گا مجھے ابد ہے کہ وہ میں ہوں سو جو شخص میرے لیے وسیلہ مانگے میری شفاعت اسے حاصل ہوگی

۷۔ بوقت وضو کے، ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں وضو اس شخص کا جو صلوٰۃ نہ بھیجے بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

۸۔ مقصود یہ ہے کہ جو وضو کرتے وقت درود نہ پڑھے اس کا وضو کامل نہیں اور درجہ استجاب اور اولویت کو نہیں پہنچتا۔

۸۔ جب کسی چیز کو بھول جاوے، ابو موسیٰ مدینے نے بسند ضعیف روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ مجھ پر درود بھیجو وہ چیز یاد آ جاوے گی انشاء اللہ تعالیٰ

۹۔ حج میں بیٹک کہنے کے بعد۔ وار قطنی نے روایت کی ہے کہ قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم نے کہا حکم کیا جاوے جب آدمی فارغ ہو بیٹک کہنے سے درود بھیجنے کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر حال میں۔

۱۰۔ صفا مروہ پر، پنا پنچہ مواہب میں بروایت ابو اسمعیل قاضی بسند حسن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

۱۱۔ بوقت زیارت قد شریف کے، بروایت بہقی اویر حدیث گذری کہ آپ

نے فرمایا جو پاس قبر کے مجھ پر درود بھیجے میں سن لیتا ہوں بلکہ بقصد زیارت قریبارک، جب سفر مدینہ طیبہ کرے راہ میں بہت کثرت درود کی کرے شیخ عبدالحق دہلوی نے ترجمہ مشکوٰۃ شریف میں ذکر کیا ہے کہ جب میں سفر مدینہ طیبہ کو بقصد زیارت قریاطر حلا شیخ عبد الوہاب متقی نے بوقت رخصت فرمایا کہ

جان لو اس راہ میں کوئی عبادت بعد فرائض کے مثل درود کے نہیں ہے  
پس تم سب اوقات اپنے اسی میں صرف کرو۔ میں نے کہا کہ کوئی عدد  
بمیں ہو۔ انھوں نے کہا یہاں تعین عدد شرط نہیں ہے اتنا پڑھو کہ درود  
کے رنگ میں رنگ جاؤ اور اس میں مستغرق ہو جاؤ۔

۱۲۔ جب کان بوئے ابن سنی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کان بوئے کسی کا تم میں سے تو مجھے یاد کرے  
اور مجھ پر درود بھیجے اور کہے کہ یاد کرے اللہ تعالیٰ ساتھ بھلائی کے اسے جس  
نے مجھے یاد کیا۔

۱۳۔ روز جمعہ امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے روایت کی ہے کہ جناب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل ایام تمہارے سے دن جمعہ کا ہے  
اسی میں آدم پیدا ہوئے اسی میں وفات پائی۔ اسی میں نفخ ہو گا یعنی صو  
پھونکیں گے اسی میں صعقہ ہو گا یعنی بسبب نفخ صور کے لوگ بے ہوش ہو  
جاویں گے سو بکثرت درود بھیجو مجھ پر اس دن میں کہ تمہارا درود میرے سامنے  
پیش کیا جاتا ہے

صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے سامنے کیسے کیا جاوے گا جب آپ ک  
ہوئے ہوں گے، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے بدن انبیاء کا  
زمین پر۔ ابو نعیم نے علیہ میں روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا جو شخص سو بار درود بھیجے فجر پر جمعہ کے دن آوے گا  
قیامت کے دن اور اس کے ساتھ النسا ہو گا جو ساری خلق پر اگر تقسیم کیا جاوے  
تو سب کے لیے بس ہو یعنی سب کو لورانی کرے اور دیلمے نے روایت

۱۴۔ یہ غرض نہیں ہے کہ جمعہ ہی کے دن پیش کیا جاتا ہے اور دن نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ  
درود ہمیشہ میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور مجھ تک پہنچتا ہے سو ایسے اشرف دن میں ضرور  
درود بھیجو کہ میرے سامنے ایسے اشرف دن میں پیش ہو ۱۲ منہ ۔

کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سو بار درود بھیجے مجھ پر دن جمعہ کے، اس کے اسی ۸۰ برس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

۱۲۔ شب جمعہ کو بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا بہت درود بھیجنے کا شب جمعہ اور روز جمعہ کو۔

شفا میں ابن شہاب سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درود بھیجو مجھ پر روشن رات اور روشن دن میں یعنی شب جمعہ اور روز جمعہ میں۔

۱۵۔ ماہ ربیع الاول میں اور روز دو شنبہ میں اور روز ولادت شریف یعنی ۱۲ ربیع الاول میں بالخصوص محفل میلاد شریف میں بکثرت درود پڑھے اس واسطے کہ ماہ موصوف اور روز دو شنبہ اور تاریخ ولادت شریف کو علاقہ ہے ذات بابرکات سے اور ہر چیز جس کو علاقہ ہو ذات بابرکات سے بوقت ادراک اس کے درود پڑھنا مستحب ہے اور طریقہ سلف صالحین کا ہے

شاہ ولی اللہ محدث نے فیوض الحرمین میں لکھا ہے کہ میں مکہ معظمہ میں تھا۔ مکان مولود شریف بروز ولادت شریف اور لوگ درود بھیجتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بیان کرتے تھے۔ آپ کے معجزات کا جو بوقت ولادت ظاہر ہوئے تھے اور حالات ماقبل بنوت کے میں نے دیکھا کہ یک بارگی انوار بلند ہوتے ہیں نہیں کہہ سکتا کہ میں نے دیدہ چشم سے دیکھا یا دیدہ روح سے خدا جانے کیا تھا درمیان اس کے اور اس کے سو میں نے ان انوار میں تامل کیا۔

سو پاتے میں نے وہ انوار فرشتوں کے کہ ایسی مجاس متبرکہ کے لیے مقدر ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ سے انوار رحمت بھی ملی ہوتی تھی۔



و، شکر خدا تے تعالیٰ کا کہ شہر بریلی میں محافل متبرکہ میلاد شریف بکثرت ہوتی ہیں مگر بڑے افسوس کی بات ہے کہ یہاں کے لوگ اس محفل میں درود بہت کم پڑھتے ہیں اور حالات بابرکات اور معجزات عالیات کا ذکر بھی بہت کم ہوتا ہے۔ اکثر مجلسوں میں شعر خوانی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو توفیق دے کہ محافل متبرکہ میں کثرت درود اور بیان احوال میحجہ اور معجزات عالیات کیا کریں۔

۱۴۔ ابتدائے رساتل و کتب میں بعد بسم اللہ اور حمد کے ابن حجر مکی نے رکھا ہے کہ یہ رسم اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جاری ہوئی خود انھوں نے اپنے مکاتیب اسی طرح سے لکھے۔ بعد اس کے عباسیوں کی خلافت میں ساری زمین پر پھیل گئی اور عمل اس پر سب آدمیوں کا ہوا اور شفا میں لکھا ہے کہ ختم کتاب میں بھی درود لکھنا بعضوں کی عادت ہے۔

۱۷۔ بعد التجات کے درود پڑھنا ہر نماز میں کہ حنفیہ اور اچمہ کے نزدیک سنت ہے اور امام شافعی کے نزدیک فرض۔

۱۸۔ نماز چارہ میں کہ تکبیر دوم کے بعد درود پڑھتے ہیں۔

۱۹۔ خطبہ جمعہ میں کہ امام شافعی کے نزدیک فرض ہے اور حنفیہ کے نزدیک مستحب ہے۔ عمل اس پر یکمال تاکید ہے کہ کوئی خطبہ درود سے خالی نہ ہو۔

۲۰۔ ابتدائے خطبہ نکاح اور درس علم و وعظ اور ہر امر خیر میں ابن حجر مکی نے امام شافعی سے نقل کیا ہے کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ آدمی ہر خطبہ اور ہر امر مطلوب سے پہلے حمد تعالیٰ و صلوٰۃ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بجالا دے۔

۲۱۔ بوقت ختم قرآن مجید کے۔ شیخ ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے کتاب درمنصود میں لکھا ہے کہ یہ موقع اجابت دعا کا اور وقت نزول رحمت کا ہے، ایسے وقت میں درود پڑھنا مؤکد ہے اور یہی نے شعب الایمان میں روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو قرآن پڑھے اور حمد پر درود گار کرے اور درود پیغمبر

صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے اور استغفار کرے اپنے رب سے، پس اس نے طلب کی خیر مر مکان سے۔

۲۲۔ بوقت جاگنے کے رات میں واسطے نماز تہجد کے نسااتی نے سنن کبیر میں ایک طویل حدیث میں روایت کی ہے کہ خدا تعالیٰ پسند کرتا اور خوش ہوتا ہے ایسے آدمی سے جو رات کے وقت اٹھے اور کسی کو خبر نہ ہو پھر وضو کرے اور کامل وضو کرے یعنی برعایت آداب و سنن پھر حمد الہی کرے اور بزرگی اللہ تعالیٰ کی بیان کرے اور درود اوپر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے پھر قرآن پڑھنا شروع کرے۔ سو خدا تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور فرماتا ہے دیکھو طرف میرے بندے کے کھڑا ہے کوئی نہیں اسے دیکھتا۔

۲۳۔ واسطے دفع بلیات مثل وبا و زلزلہ کے شیخ جلال الدین سیلوٹی رحمۃ اللہ علیہ اور محدثین معظمین نے احادیث سے استنباط کر کے ایسے مواقع پر کثرت درود کو مفید لکھا ہے

۲۴۔ بوقت سونگھنے عطر یا گلاب یا کسی خوشبو کے بیا د خوشبو تے بدن مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیا د اس بات کے کہ آپ خوشبو کو بہت دوست رکھتے تھے۔

۲۵۔ حدیثیں پڑھنے درود کی بوقت سونگھنے گلاب کے پھول کے جو منقول ہیں محدثین کے نزدیک ثابت نہیں مگر شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ

اے مطابق اس کے جب کوئی چیز خوشنما زیبا خوبصورت نظر پڑے جیسے کوئی پھول سبز یا باغ خوش فضا، اس وقت جمال جہان آرا سے جناب محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم اور بھی تھو اس بات کے کہ جلوہ سارے عالم کا اور ظہور حسن ہر چیز کا آپ کے نور سے ہوا ہے اگر درود پڑھے تو مستحق ہے۔ فیر کی زبان پر ایسے وقت یہ درود جاری ہوتا ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ قَدَرِ جَمَالِهِ ۝

بیاد خوش ہوتے رائے مصطفیٰ اور نجات آپ کی خوش بو کو اگر آدمی سونگھنے ہر خوش بو کے بھیجے تحفہ صلوٰۃ سے مشرف و محفوظ ہو تو مستحسن ہے۔

تسلیم، درود چند مقام پر مکروہ ہے

۱۔ ایسی جگہ جہاں نجاست ہو۔

۲۔ ایسے کلام میں جو منع ہے جیسے غیبت۔

۳۔ جس وقت آدمی غصہ میں ہو۔

۴۔ بوقت مباشرت۔

۵۔ بوقت جاضرور و پیشاب۔

۶۔ واسطے پیچھے متاع کے کہ سوداگر وقت دکھانے چیز کے درود پڑھے۔

۷۔ بوقت مشغولی ہو لب کے یا کسی کام نا جائز کے۔

۸۔ بوقت تعجب یا پھینک آنے کے یا ذبح کرنے جانور کے اور جملہ ان مقامات

میں جہاں صرف ذکر الہی کا حکم ہے نزدیک اکثر علما کے درود پڑھنا مکروہ ہے۔

## فصل چہارم حکایات صاحبین

**حکایت ۱** امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں بعد موت کے کسی نے دیکھا پوچھا تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا، کہا مجھے بخش دیا، پوچھا کس سبب سے کہا بسبب پانچ درودوں کے جو میں پڑھتا تھا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ صَلَّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
بَعْدَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَ

بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ نَحْبُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَ  
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِي أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ ۝  
 اس درود کو درودِ خمسہ کہتے ہیں۔

**حکایت ۲** عید اللہ بن عمر قواری نے بیان کیا کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ  
 تھا۔ مرگیا میں نے اسے دیکھا خواب میں پوچھا خدائے تعالیٰ نے تیرے کیا کیا کام  
 مجھے بخش دیا ہے۔ میں نے کہا کس سبب سے، کہا میری عادت تھی جب نام رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتاب میں لکھتا، درود بھیجتا یعنی لفظ صلی اللہ علیہ وسلم  
 لکھتا یا زبان سے بھی کہتا سو خدائے تعالیٰ نے مجھے ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا  
 اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل میں آیا۔

**حکایت ۳** شیخ ابن حجر مکی نے نقل کی ہے کہ ایک صالح خواب میں دیکھا  
 گیا۔ اس سے حال پوچھا، اس نے کہا خدائے تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے  
 بخش دیا اور جنت میں داخل کیا۔ سبب پوچھا اس نے کہا کہ فرشتوں نے میرے  
 گناہ اور میرے درود پڑھنے کو شمار کیا۔ سو شمار درود کے زیادہ ہوئے۔ گناہوں  
 سے خدا تعالیٰ نے فرمایا، اتنا بس ہے اس کا حساب مت کرو اور اس کو بہشت  
 میں لے جاؤ۔

۱۔ مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں ہے کہ یہ بزرگ بڑے عالم  
 حدیث کے تھے طبقہ امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہوی میں - ۱۲ منہ



**حکایت ۴** شیخ ابن حجر کی رحمت اللہ نے لکھا ہے کہ ایک مرد صالح نے مقرر کیا تھا کہ ہر رات سوتے وقت درود بعد معین پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور تمام گھر اس کا روشن ہو گیا۔ آپ نے فرمایا لا اس منہ کو جو دود بہت پڑھتا ہے کہ میں بوسہ دوں۔ اس شخص نے شرم کی اور رخسارہ اپنا سامنے کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے رخسارہ کو بوسہ دیا بعد اس کے وہ بیدار ہوا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو بھری ہوئی تھی اور ہفتہ تک اس کے رخسارہ میں مشک کی خوشبو باقی رہی۔

**حکایت ۵** ایک بزرگ بکثرت درود پڑھنے میں مشغول رہتے تھے۔ ایک مہند نے مجھے نقل کی کہ بوقت وفات ان کی میں حاضر تھا۔ میں نے دیکھا کہ بوقت نکلنے ان کی روح کے نور مانند ستارے کے ان کی پیشانی میں چمکا۔

**حکایت ۶** فاکہانی نے فخر نیل میں لکھا ہے کہ مجھے شیخ صالح موسیٰ ضرب نے ذکر کیا کہ وہ دریائے شور میں جہاز پر سوار تھے ایک ہوا اس قسم کی اٹھی کہ جہاز ایسی ہوا میں ڈوبنے سے کم بچتا ہے۔ مجھ پر نیند نہ آئی غلبہ کیا میں سو گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں جہاز والوں سے کہہ دو کہ ہزار بار پڑھیں،

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
صَلَاةً تُنَجِّنَا بِهَا هَذَا أَمْرُكَ

میں بیدار ہوا اور میں نے جہاز کے لوگوں کو اپنی خواب سے آگاہ کیا اور ہم سب نے دو موصوف پڑھنا شروع کیا۔ قریب تین سو کے پڑھ چکے تھے کہ خدا تعالیٰ نے وہ بلا دفع کی اور ہوائے بد دور کی۔

انتہی شیخ محمد الدین صاحب قاموس نے بھی اس حکایت کو بسند خود ذکر کیا ہے اور امام محی الدین معروف بجنید الیمین نے فرمایا ہے کہ جو شخص دس بار صبح اور دس بار شام اس درود کو پڑھے، واجب کرے اپنے لیے بڑی رضامندی اللہ تعالیٰ کی اور امان غضب الہی سے اور متواتر ہو رحمت اللہ کی اس پر اور حافظ ہوتے حفظ الہی اسے سب برائیوں سے اور سہل ہوں اس پر سب امور حکایات بزرگوں کی فوائد درود میں اتنی ہیں کہ حصر ان کا دشوار ہے اس مقام پر اتنی ہے کہ اتنا برکفایت کی گئی۔

## فصل پنجم درود شریف کے صیغے اور درود جن سے شرف رویت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہو

صیغے درود کے احادیث میں بھی وارد ہیں اور بزرگوں سے بھی بہت منقول ہیں اس مقام پر چند صیغے لکھے جاتے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى  
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ  
بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ

وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝

اس صیغہ کی روایت صحاح ستہ میں ہے اور بہت مقبول درود ہے لہذا نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ صحابہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ ہم کس طرح درود بھیجیں آپ پر سا تھا اہل بیت کے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو سلام کا طریقہ تو سکھا دیا تب آپ نے فرمایا کہو

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

آخِر تک۔

ف، یہ جو کہا کہ اللہ تعالیٰ نے طریقہ سلام تعلیم کر دیا ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ الیمات میں ان کو تعلیم ہو چکی تھی کہ کہیں

السلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْبَنِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ۝  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ الْبَنِيِّ وَآزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ

الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى  
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝

یہ صیغہ ابو داؤد نے روایت کیا ہے اس طرح کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو خوش آوے کہ ناپے ثواب کو پورے پیمانہ سے یعنی جس کو بہت ثواب لینا منظور ہو جب کہ درود بھیجے ہم پر اور اہل بیت پر تو کہے اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آخِر تک۔

۱۱ صلوٰۃ تجننا،

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُجِيبُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالْآفَاتِ  
وَتَقْضِي لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ  
جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ عَلَى الدَّرَجَاتِ  
وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ  
فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ ۝

اور بزرگی اور فوائد اس کے فصل حکایات میں مذکور ہو چکے ہیں۔

۴ درود خمسہ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ ۝  
آخر تک اس کا ذکر بھی فصل حکایات میں ہو چکا۔

۵۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَسَلِّمْ ۝  
یہ صیغہ مختصر ہے کہ جمیع ضروریات درود پر موافقہ تحقیق محدثین کا ملین کے مثل  
ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ صیغہ درود و سلام پر بھی شامل ہو اور آل کا بھی  
اس میں ذکر ہو اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ساتھ تعظیم کے  
مذکور ہو۔ سو یہ سب باتیں اس صیغہ میں پائی جاتی ہیں۔ بطور درود کے سو  
بار یا ہزار بار اگر آدمی پڑھے تو اس صیغہ کو پڑھے۔

۶ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ ابْنِي الْأُمِّيِّ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلِّمْ ۝



شیخ عبدالحق دہلوی نے کتاب ترغیب اہل السعادت میں لکھا ہے کہ جو شخص شب جمعہ میں دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں ۱۱ بار آیت الکرسی اور ۱۱ بار قل ہو اللہ پڑھے اور بعد سلام کے سو بار درود پڑھے بصیغہ مذکورہ جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے اگر نصیب اس کا ہو توین جمعہ سے تجاوز نہ کرے انشاء اللہ تعالیٰ اور بعض فقراء نے اس کو تجربہ کیا ہے والحمد للہ  
**و** ، ظاہراً بعض فقراء کتبیہ حضرت شیخ نے اپنی ذات سے کیا ہے یعنی ان کو بسبب پڑھنے صیغہ مذکورہ کے بت ترکیب موصوف زیارت بابرکت نصیب ہوئی۔

صَلِّ اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

شیخ عبدالحق دہلوی نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے ۲۵ بار قل ہو اللہ اور بعد سلام کے ہزار بار درود بصیغہ موصوفہ پڑھے اس کو شرف دیدار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں حاصل ہو شیخ رحمہ اللہ نے اسے بھی مجرب لکھا ہے۔

اللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ  
 وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ رَبِّ الدُّكْنِ وَالْمَقَامِ اُبْلِغْ  
 لِرُوحِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِنِّي السَّلَامَ

شیخ عبدالحق دہلوی نے لکھا ہے کہ جو شخص بوقت سونے کے چند بار اس درود کو پڑھے اس کو رویت نصیب ہو۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِحِرَانِ نَوَارِكٍ وَمَعْدِنِ  
 اسْتِرَارِكٍ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرْوَسِ مَسْلُکَتِكَ وَامَامِ

حَضْرَتِكَ وَطَوَارِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيقِ  
 شَرِيعَتِكَ الْمُتَلَدِّ ذَبْتُ وَحِيدِكَ الْلسَانِ عَيْنِ الْوُجُودِ  
 وَالسَّبَبِ فِي كُلِّ مَوْجُودٍ عَيْنِ أَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ  
 مِنْ نُورِ ضِيَائِكَ صَلَوةً تَدُومُ بِدَوَامِكَ وَتَبْنِي  
 بِمَقَائِكَ لَا مُنْتَهَى لَهَا رُونَ عَلَيْكَ صَلَوةً تَرْضِيكَ وَ  
 تَرْضِيهِ وَتَرْضَى بِهَا عَنَا يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝

شیخ عبدالحق دہلوی نے لکھا ہے کہ جو ستر بار سوتے وقت اس ورد  
 کو پڑھے اس کو رویت حاصل ہو انشاء اللہ تعالیٰ۔  
 ف بڑا شرف ہے جو رویت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب  
 ہو آپ نے فرمایا،

مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَيَسِيرًا فِي الْيَقَظَةِ ۝ جو کوئی مجھے دیکھے  
 خواب میں قریب ہے کہ مجھے دیکھے گا بیداری میں، محدثین نے اس حدیث  
 کی توجیہ میں لکھا ہے کہ بیداری میں دیکھنے سے مراد یہ ہے کہ بوضع خصوصیت  
 و تقرب بیداری میں آخرت میں مجھے دیکھے گا۔ پس دنیا میں رویت حاصل ہونا  
 بشر ہے حصول تقرب کا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آخرت میں اور بھی آپ  
 نے فرمایا ہے

لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ رَأَى ۝

دوزخ میں نہ جاوے گا وہ شخص جس نے مجھے دیکھا اور خواب میں دیکھا  
 آپ کا ایسا ہی ہے جیسے آپ کو بیداری میں دیکھے چنانچہ اکثر صحیح حدیثوں میں

یہ مضمون وارد ہے۔  
پس جو شخص کہ بشارت رویت مشرف ہو وہ بشر بخت ہے۔ مسلمان کو  
چاہیے کہ ہزار جان متنی حصول اس شرف کا رہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے اپنی پچھلی امت کی مدح میں یہ بات فرمائی کہ ان کو تمنا میرے دیدار  
کی ہوگی۔

صحیح مسلم میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے  
بہت زیادہ وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے دوست رکھے گا ایک ان میں  
سے کہ مجھے دیکھے اہل و مال اپنا فدا کر کے یعنی آپ کی امت میں بعد آپ کے  
بھی ایسے مشتاقان ہوں گے کہ اہل و عیال و مال فدا کرنے کو واسطے حصول اس  
دولت کے طیار ہوں گے اور یہ دولت بسبب کثرت درود کے البتہ حاصل ہوتی  
ہے اور جو صیغے اس مقام میں لکھے ہیں ان میں صیغہ بہت مجرب ہے مگر اصل  
شرط یہ ہے کہ دل سے کمال مشتاق ہو اور باطن کو اپنے ہر طرف سے خالی کر کے  
شوق دیدار جمال با کمال سے پر کرے۔

تہذیب ، بعض اوقات میں عادی ہونا منہیات کا مانع حصول اس شرف  
کا ہوتا ہے ، بہ ترکیب مندرجہ صیغہ ، ششم ایک شخص نے عمل کیا ، رات کو  
خواب میں دیکھا کہ ایک عظیم الشان مکان ہے کہ یہ شخص اس کے دروازہ تک  
پہنچا اور ایک شخص نے بیان کیا کہ اندر مکان کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ہیں۔ اس نے اس سے درخواست کی کہ مجھے اندر سے چلو ، اس نے کہا  
کہ اچھا پھر کہا کہ تمہیں دیدار نہ ہو گا کہ تم ایفون کھاتے ہو۔ بعد اس کے یہ شخص  
جاگ پڑا ، کمال نفرت اس شخص کو ایفون سے اسی وقت سے ہوتی تھی کہ  
اس نے ایفون بالکل چھوڑ دی اور اس سے توبہ کی لے

لے پھر خدا تعالیٰ نے بشارت رویت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف کیا ۱۲

فت ، ہر مسلمان کو چاہیے کہ ہر روز کسی مقدار درود پڑھنے کو وظیفہ مقرر کرے تو مرتبہ سے کم ہرگز نہ ہو اور حاجی رفیع الدین خان صاحب مراد آبادی نے سلوا کیب میں شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ ہزار بار سے کم ذکرے اور انھوں نے فرمایا کہ بہت سے مشائخ نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہمیشہ بعد نماز عشاء کے ہزار بار دو پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ سب حاجتیں اور مرادیں اس کی پوری کرتا ہے اور اس بات کو بزرگوں نے تجربہ کیا ہے ۔

فت ، دلائل الخیرات بہت مقبول کتاب ہے حدیث میں صیغے درود کے وارد ہیں وہ اس میں مذکور ہیں اور صحابہ سے اور اولیاء اللہ سے جو صیغے منقول ہیں بیشتر وہ بھی اس میں ہیں ، لہذا علمائے محدثین اور صوفیہ کرام کے درمیان یہ کتاب ہے اور محدثین اس کی اجازت بطور کتب حدیث کے دیتے ہیں فقیر کو یہی اجازت اس کی پسند خاندان حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب تامولف حاصل ہے ۔ یہ بھی ایک درود معتبر درود کا ہے کہ ایک مترل دلائل الخیرات ہر روز پڑھ لیا کرے ، بیشتر درودوں دلائل الخیرات میں عدد مذکور ہیں مثل عدد بکُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةِ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ ، سو بموجب حدیث صحیح ترمذی کے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بی بی کو چھو ہارے کی گھٹیوں پر یا کنکریوں پر بیس پڑھتے دیکھ کے فرمایا ، میں تمہیں اس سے آسان اور افضل بتاتے دیتا ہوں ، سُبْحَانَ اللہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ اللہُ فِي الْاَرْضِ ثابت ہوا کہ اس طرح کے عدد کا اعتبار ہے اور موافق اس کے ثواب ملتا ہے ، واللہ اعلم وعلیہ التمسنا فقط

### تمت

بعد حمد و صلواہ کے واضح ہو کہ جب رسالہ فضائل درود و سلام متولفہ عالم علام جناب مولانا مفتی محمد عنایت احمد صاحب غفرلہ اللہ الصمد افتخام کو پہنچا تو راجی رحمت کرو گار خاکسار محمد عبدالستار خان نے اور چند



دُرود جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے کتب معتبرہ میں مندرج  
تھے۔ اقباس کر کے اس رسالے کے آخر میں زیادہ کیے کیوں کہ اس  
مقام کے مناسب تھے اور نام اس کا

ادعیہ زیارت خیر الانام رکھا ہے اللہ تعالیٰ سے امید ہے  
کہ براہِ ران مسلمان کو اس سے نفع پہنچائے اور انصر کی سعی و کوشش  
مقبول ہو۔

## ادعیہ زیارت خیر الانام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بعد حمد صلوة کے واضح ہو کہ یہ ضمیمہ ترغیب اہل السعادات اعلیٰ مقرر الصلوات  
علی سید الکائنات مصنف عمدہ المحدثین زبدۃ المحققین حضرت شیخ عبد الحق  
دہلوی قدس سرہ اور چند رسالوں سے مقتبس ہے اور اس میں تین فصلیں  
ہیں۔

**فصل اول** میں بیان زیارت حضرت خیر الانام علیہ صلوات اللہ  
الملک العلام کا ہے پس جو کوئی اس دُرود شریف

کو با طہارت ہمیشہ پڑھے وہ آں حضرت علی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے خواب  
میں مشرف ہوگا،

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ قَالِهِ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى ۝

اور اس درود شریف کا بھی ہمیشہ ورد کرنے سے یہ سعادت حاصل ہوتی

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلَى جَسَدِ

مُحَمَّدٍ فِي الْأَجْسَادِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى قَبْرِ مُحَمَّدٍ

فِي الْقُبُورِ ۝

اور کتاب مفاخر اسلام میں مذکور ہے کہ جو شخص جمعے کے دن ہزار بار یہ درود پڑھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ ابْنِ الْأُمِّیَّةِ ۝

اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں حاصل ہوگی یا اپنی فرد گاہ بہشت میں دیکھے گا اور اگر کچھ نہ دیکھے تو اس عمل کو دہراتے پانچ جمعے تک تو فضل الہی سے ایسا خواب دیکھے گا کہ اسے خوشی حاصل ہوگی اور جو شخص شب جمعہ کو دو رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار سورۃ قل ہو اللہ پڑھے اور سلام پھیرے بعد اس کے درود پڑھے اسے خواب میں زیارت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوگی۔

اگر اس کے نصیب میں تین جمعے تک پڑھے اور اسے بعض فقرائے امتحان کیا ہے تو بہت درست پایا ہے۔ یہ بھی روایت ہے کہ جو شخص شب جمعہ کو دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ کے پچیس بار سورۃ اخلاص پڑھے اور سلام پھیر کے ہزار بار یہ دو درود پڑھے،

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى ابْنِ الْأُمِّیَّةِ ۝ اس شخص کو خواب

میں زیارت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیب ہوگی اور یہ طریقہ بھی مجرب ہے۔ سید  
بن عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جو شخص پاک بچھونے پر سوئے اور سوتے وقت  
یہ دعا پڑھ کر داہنی کروٹ لیٹے، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے شرف  
ہوگا۔ وہ دعا یہ ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ أَنْ تُرَبِّيَنِي فِي  
مَنَامِي وَجْهَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا  
تُقَرِّبُنِي بِهَا عَيْنِي وَتُشْرِحَ بِهَا صَدْرِي وَتَجْمَعُ بِهَا شَتْلِي وَ  
تُفَرِّجَ بِهَا كُرْبَتِي وَتَجْمَعُ بِهَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلَى ثُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَبَدًا يَا  
أَرْحَمَ الرَّحِمِينَ ۝

بعض بزرگوں کا بیان ہے کہ جس شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی  
تمنا ہو، عشاء کے وقت دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں بعد سورۃ الحمد کے  
تین تین بار سورۃ قل ہو اللہ پڑھے پھر عشاء کی نماز پڑھے کسی سے بات نہ کرے اور  
دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۃ الحمد کے سات سات بار سورۃ  
قل ہو اللہ اور درود شریف پڑھے اور سجدے میں سات سات بار استغفار اور درود

اور  
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھے بعد اس کے  
بیٹھے اور دونوں ہاتھ اٹھا کے یہ کہے،

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اَرْحَمَ الرَّحِيْمِيْنَ يَا  
رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهَا يَا اِلَهَ الْاَوَّلِيْنَ  
وَالْاٰخِرِيْنَ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا اِلَهَ يَا اِلَهَ يَا اِلَهَ

پھر پاک بچھونے پر دہائی کروٹ قبلہ رخ سو رہے اور جب تک اس کو نیند نہ آئے  
برابر درود پڑھتا رہے، پہلی رات میں اس کو زیارت نصیب ہوگی اگر نہ ہو تو دوسری  
یا تیسری میں منتی ہفتے تک انشاء اللہ تعالیٰ ضرور زیارت سے مشرف ہوگا۔

## فصل دوم

افضل درود میں علماء کا اختلاف ہے اور یہ معلوم نہیں کہ یہ  
اختلاف اس وجہ سے ہے کہ جس درود کو افضل کہتے ہیں اس کی

شان میں حدیث ہے یا اس وجہ سے کہ وہ درود کیفیت فضیلت اور کثرت فضیلت  
کو شامل ہے جن رسالوں میں فضیلت کا بیان ہے ان میں دس قول لکھے ہیں  
پہلا قول افضل درود تشدد والا درود ہے جس کا اشارہ پہلے ہو چکا ہے۔  
دوسرا قول؛

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلٰمًا ذَكَرَهُ  
الَّذَا كُرُوْنَ وَكُلَّمَا سَهَّلِيْ عَنْهُ الْغَافِلُوْنَ ۝

تیسرا قول؛

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهُ  
وَمُسْتَحِقُّهُ ۝



چوتھا قول ؛

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا أَنْتَ أَهْلُهُ ۝

پانچواں قول ؛

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ أَفْضَلَ صَلَواتِكَ

عَدَدَ مَلُوماتِكَ ،

چھٹا قول ؛ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ ابْنِ ابْنِي الْأُمِّيِّ وَ  
عَلَى كُلِّ نَبِيٍّ وَمَلِكٍ وَوَلِيٍّ عَدَدَ كَلِمَاتِ رَبِّنا الثَّامَاتِ

الْبَارَكَاتِ ۝

ساتواں قول ؛ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ ابْنِي  
الْأُمِّيِّ وَعَلَى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَاءِ

نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ ۝

آٹھواں قول ؛

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَوةً دَائِمَةً

بَدَواتِكَ ۝

نواں قول ؛ اللَّهُمَّ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ

عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَآجِزٌ مُحَمَّدًا هُوَ  
أَهْلُهُ ۝

دسواں قول؛

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ أَهْلَاتِ الْمُؤْمِنِينَ  
وَذُرِّيَّاتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ  
حَسْبُكَ مُجِيدٌ، تام ہوئے دسواں قول،

## فصل سوم

درود شریف آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھنا ہر حال  
میں اور ہر وقت میں افضل اور مستحب ہے لیکن جمعے کی رات  
اور جمعے کے دن میں زیادہ تر افضل اور زیادہ مستحب ہے۔ اس واسطے کہ اس  
رات اور اس دن کو شرف ہے اور ان اوقات میں درود شریف مستحب سے اس  
واسطے کہ اس رات بہت پانی جاتی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ شب جمعہ شب قدر سے بھی  
افضل ہے کیونکہ کل نیکیوں کی جڑ اور سب برکتوں کا مادہ ہے یعنی نطفہ پاک نے  
حضرت بی بی آمنہ کے شکم میں اسی شب کو قرار پایا تھا اور بہت سی خصوصیتیں اس  
دن کی شان میں وارد ہیں واللہ اعلم اور حدیث میں وارد ہے کہ

أَفْضَلُ أَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ قَبْضُ  
وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَاکْثَرُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ  
فِيهِ فَإِنْ صَلَّوْكُمْ تَعَرَّضُوا عَلَى فَاذْعُوا لَكُمْ وَاسْتَغْفِرُوا

## رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَهُ النَّوَوِيُّ ۝

یعنی تمہارے دنوں میں افضل جمعے کا دن ہے کہ اس میں آدم پیدا ہوئے اور اسی دن میں انہوں نے انتقال کیا اور اسی دن میں نفع صور ہوگا اور اسی دن میں لوگوں کو بیہوشی ہوگی تو اس میں مجھ پر درود کی کثرت کرو اس لیے کہ درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے تو میں تمہارے لیے دعا کرتا ہوں اور بخشش مانگتا ہوں۔  
اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا اور اسے نووی نے صحیح کہا اور دوسری

روایت میں آیا ہے **فَانَّهُ يَوْمٌ مَّشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ**

یعنی روز جمعہ ایسا روز ہے کہ جو فرشتے بارگاہ عزت کے مقرب ہیں وہ حاضر ہوتے ہیں اور درود پڑھنے والے کا درود سنتے ہیں اور مجھے پہنچاتے ہیں اور حدیث میں آیا ہے کہ جو درود تم جمعے کے دن بھیجتے ہو عرش کے نیچے نہیں ٹھہرتا ہے اور جس فرشتے کو پہنچتا ہے وہ گروہ ملائکہ میں کتا ہے **صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ لَهَا دَرُودًا** بھجو اس درود پڑھنے والے پر اور دوسری روایت میں آیا ہے ،

**اَكْثَرُ مَا مِنْ صَلَوةٍ عَلَىٰ فِي اللَّيْلِ الْفَرَاءِ وَالْيَوْمِ الْاَكْبَرِ**

اور ایک روایت میں لفظ الا زہر آیا ہے یعنی بہ نسبت اور دنوں کے شب روشن اور روز روشن میں مجھ پر زیادہ درود بھیجا کرو اور شب روشن اور روز روشن کنا یہ ہے روز جمعہ سے اور شب جمعہ سے۔

بعض علماء نے کہا ہے کہ شب جمعہ کی خصوصیات سے یہ ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بہ نفس نفیس درود و سلام کا جواب اس شخص کو دیتے ہیں جو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس شب میں درود و سلام بھیجتا ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَفِي كُلِّ لَحْظَةٍ  
وَلَحْظَةٍ،

اور مفاخر اسلام میں یہ حدیث ہے

مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ مِائَةَ صَلَاةٍ قَضَى اللَّهُ  
لَهُ سَبْعِينَ حَاجَةً مِنْ أُمُورِ الدُّنْيَا وَثَلَاثِينَ مِنْ  
أُمُورِ الْآخِرَةِ،

ترجمہ: یعنی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعے کی رات کو  
بھوپر سو بار درود بھیجتا ہے اس کی ستر حاجتیں خدائے تعالیٰ دینا میں بر لاتا ہے  
اور تیس آخرت میں اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص جمعے کے روز ہزار  
بار درود پڑھتا ہے وہ جب تک اپنی جگہ بہشت میں نہ دیکھے گا دنیا سے نہ اٹھے  
گا۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ أَلْفَ مَرَّةٍ

اور سخاوی نے نقل کیا ہے کہ حدیث مرفوعہ میں آیا کہ جو شخص ہر جمعے کو سات  
بار یہ درود سات جمعے تک پڑھے اس کی شفاعت بھوپر واجب ہوتی ہے  
وہ درود یہ ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكُونُ  
لَكَ مِنْ ضَائِقَاتِهِ إِذَا عَاقَبَتْهُ الْوَسِيلَةُ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ  
الَّذِي وَعَدْتَهُ وَأَجْرُهُ عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُهُ وَأَجْرُهُ  
أَفْضَلُ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ وَصَلِّ عَلَى جَمِيعِ



اِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ  
وَالصَّالِحِينَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

یہ افضل اوقات درود کا بیان تھا اب علی العموم ہر حال میں درود شریف کو  
پڑھنے کا بیان کیا جاتا ہے۔ جامع صغیر میں ہے کہ فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
زَيْنُوْكُمْ بِمَا لَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلٰی فَاِنْ صَلَّوْا تَكُمُ عَلٰی نُوْرِكُمْ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ،

یعنی زینت دو اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود بھیجنے سے کیوں کہ تمہارا درود بھیجنا مجھ  
پر نور ہوگا تمہارے واسطے قیامت کے روز

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ۝

یعنی پڑھ کر درود اے لوگو  
اپنی تم مجلسوں کو زینت دو  
مجھ پر بھیجو گے جو درود و سلام  
نور ہو جائے گا بروز قیام  
وہ درود و سلام یوم نشور  
پڑھنے والے کے واسطے ہے نور

اور فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَ اِنَّ اَوْلٰى النَّاسِ بِيْ اَكْثَرُهُمْ عَلٰی صَلَاةٍ ۝

یعنی اچھا اور نزدیک مجھ سے وہ شخص ہے جو مجھ پر زیادہ درود بھیجے پس اس  
سے زیادہ کیا فضیلت ہوگی کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ خوان  
کو سب سے اچھا اور قریب فرمائیں۔

اللہ جمیع مسلمانوں کو اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز کرے آمین ثم آمین۔

نظم

ہے حدیث و لائل انجیرات  
کہ جناب نبی ستودہ صفات

دیتے تھے سب کو یہ نوید عجیب  
کہ یہ تحقیق ہے وہ میرے قریب

جس کسی نے بہت پڑھا درود  
مجھ پر وہ بھی تار ہا ہے درود

جس نے کی ہے درود کی کثرت  
اس کو ہر طرح کی ملی دولت

حشر میں پاس آپ کے ہوگا

جس نے کثرت سے بے دودھ پڑھا

اس فضیلت کو ہم دوسو چو

جس قدر ہو سکے درود پڑھو

اور فرمایا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

لَيَرِدَنَّ عَلَى الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَقْوَامٌ مَا اعْرِفُهُمْ

۱۔ لَا بَكْرَةَ الصَّلَاةِ عَلَىٰ ، یعنی آئیں گی حوض کوثر پر قیامت کے دن تو میں کہ میں انھیں نہ پہچانوں گا مگر بسبب کثرت ورود کے، کیونکہ کثرت سے ورود پڑھنے والوں کے چہرے نور سے تاباں اور درخشاں ہوں گے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا  
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ قَدْ رَحِمْتَهُ وَجَمَّالِهِ

یوں کہا ہے قسیم کو تر نے  
رحمت کل شیفع بخش نے

کہ قیامت کے دن بہت سے گرو  
آیتیں گے میرے پاس خوش ہو ہو

اور کوثر یہ ہو گا اس کا نزول  
جس سے حاصل ہوا نکو حسن قبول

میں انھیں جانتا نہیں اصلا  
اور پہچانتا نہیں اصلا

پروہ مجھ پر درود پڑھتے تھے  
اور اسی شغل میں وہ رہتے تھے

یہی پہچان کا سبب ہو گا  
یہی قرب جیب رب ہو گا

کی جو ہو گی درود کی کثرت  
اس کے باعث ملے گی دولت

اے تقرب ہاتھ کیا کاٹی  
جس سے پہچان ہیں جناب نبی

اور جس کے سبب بروز جزا  
حوض کوثر پہ ہو گذر اپنا

اور یہ دولت مداہ ملے  
کہ قریب نبی مقام ملے

چاہیے ایسے کام میں رہنا  
فکر نعت و سلام میں رہنا

اب تو پھر بھیج کافی خوش کلام  
صدق دل سے رسول حق پر سلام

## غزل در بیان سلام،

السلام اسے شہ لولاک جیب یزدان

السلام اسے چمن حسن و ریاض احسان

السلام اسے شرف و عزت نوع انسان

السلام اسے سبب موجب ایجاد جہان

السلام اسے زکمتان بہار رویت،  
ہست برگ گل خوش رنگ ریاض رفوان

السلام اسے مکمل بر سہیل شاد  
جلوہ آیت رحمت زکامت تابان

السلام اسے شرف حسن و جمال و خوبی  
لعدہ عکس رخت خوبی ماہ کنعان

رفت ذکر تو خورشید جہان شہرت

عظمت خلق تو ثابت ز نصوص قرآن

اور فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے،

اَكْثَرُكُمْ عَلَى صَلَوةٍ اَكْثَرُكُمْ اَزْوَاجًا فِي الْجَنَّةِ

یعنی تم میں سے جو مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہے، اس کے لیے جنت میں خورین بہت  
ملیں گی۔



ہے یہ ارشاد شافع اُمت  
کہ کرے جو درود کی کثرت

مجھ پر جو بھیجتا رہے گا درود  
اور اکثر پڑھا کرے گا درود

کثرت حور عین پائے گا  
قصر جنت میں جب وہ جائے گا

## == غزل ==

مژدہ باداے عاشقانِ خدو خال حور عین  
طالبانِ جنت و حسن و جمال حور عین

سید کوئین پر بھیجا کرو اکثر درود،  
ہے اگر منظور جنت میں وصال حور عین

کیا فیضیت ہے درود پاک کی صلّ علی  
حق تعالیٰ ہم کو بخشے گا جمال حور عین

جلوہ دیدار سے عالم کو دیوانہ کریں  
جذانا زو ادا غنچ و دلال حور عین

خامہ شوریدہ سرکب تک لکھے جائیگا تو  
وصف خال حور عین دو وصف حال حور عین

وصف اس کا کیجیے جس کے سبب حاصل ہوا  
یہ جمال حور عین و یہ کمال حور عین

جذانا نام خدا صلّ علی صلّ علی،  
روے پاک مصطفیٰ وصف جمال حور عین

آفتابِ حسن محبوب خدا کے سامنے  
ایک ذرہ ہے یہ سب حسن و جمال حور عین

عکس نور مصطفائی سے ہوا آراستہ

باغ رضوان قصر جنت خدو خال حور عین

جس کسی کو ہو زیارت صاحب لولاک کی

وہ نہ لائے گا کبھی کافی خیال حور عین

اور فرمایا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان من اشد اہمتی لی ناس یکون بعدی یود احدہم و  
دانی باہلہ و مالہ ،

یعنی تحقیق حضرت احمدؑ،

لب اعجازیوں ہلاتے تھے

کہ مرے بعد ہوں گے کچھ اشخاص

ہوں گے کامل مری محبت میں،

میرے دیدار کے فدا ہونگے

ہوگی اس بات کی انہیں حاجت

زن و فرزند مال اور گھر بار،

ان پر نازل ہو رحمت ایزد

ہم کو اس طرح سے سنانے تھے

دوست دوستی میں باخلاص

سخت تر ہونگے راہ الفت میں

طالب روئے مصطفیٰ ہونگے

کہ مجھے دیکھیں وہ کسی صورت

کریں سب کچھ اس آرزو میں نثار

ہیں اہل اسلام کو لازم ہے کہ ایسے نبی کریم اور رسول واجب التعمیم کی زیارت اگر

جان و مال فدا کرنے سے بھی حاصل ہو تو قیمت سمجھیں اور درود شریف کو جو عبادت

عرب نبوی اور سبب حصول نور قلبی ہے۔ جہاں تک ہو سکے شوق دل سے پڑھتے

رہیں تا دین و دنیا میں بھلا ہوا دربتصدق اس درود کے جنت الفردوس بارگاہ

الحکم الی کمین سے عطا ہو۔

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس کے پڑھنے کی توفیق دے اور اس کی برکت

سے ان کے مقاصد دلی بر لائے، چونکہ فضائل درود میں حدیثیں بکثرت وارد ہیں

لہذا بوجہ عدم گنجائش اتنے ہی پر اکتفا کر کے اس رسالے کو دعائے ذیل پر

ختم کرتا ہوں سے

یا الہی میری آنکھوں کو بصیرت ہو نصیب  
خواب ہی میں روئے انور کی زیارت ہو نصیب

یا الہی آرزوئے دل ہماری ہے یہی ،  
مصطفیٰ کی دن قیامت کے زیارت ہو نصیب

ہوں میں مداح حبیب حق  
آب کوثر ہاتھ آئے اور جنت ہو نصیب

یا اللہ العالمین مجھ کو طفیل ذات پاک  
زندگی میں کیا پس مردن بھی رحمت ہو نصیب

گرچہ عاصی ہوں مگر امت میں ہوں حضرت کی میں  
کیا تعجب سے اگر مجھ کو شفاعت ہو نصیب

یا الہی فضل سے تیرے عکاشہ کی طرح  
مجھ کو بھی اک بوسہ مہربانیت ہو نصیب

یا الہی رات دن میں بندگی کرتا رہوں  
اعتکافی طور ہو ہر وقت اور خلوت ہو نصیب

یا الہی شہ کا چہرہ وقت مرگ آئے نظر  
جب نیکریں آہیں مرقد میں زیارت ہو نصیب

یا الہی ہر گھڑی درد زبان ہو واسطی ،  
مصطفیٰ روئے محمد کی تلاوت ہو نصیب

یا الہی جلد اب میری دُعا مقبول ہو  
شرع پر قائم رہوں تیری اطاعت ہو نصیب

یا الہی میں مدینہ میں پہنچ جاؤں شتاب ،  
دل کا نیکلے حوصلہ حضرت کی رویت ہو نصیب

یا الہی ابروئے نشہ کا رہے ہر دم خیال  
پہنئی تلوار ہے اس سے شہادت ہو نصیب

# محاسن کنز الایمان

تالیف

الحاج ملک شیر محمد خان اعوان

اس رسالے میں دیوبندی، وہابی تراجم قرآن اور امام اہل سنت

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ قرآن (کنز الایمان)

کا نقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

اس کتاب کے مطالعہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن فہمی کے دعوے

داروں نے کیسی کیسی ٹھوکریں کھائی ہیں۔

اس کتاب کا مطالعہ جتنا کہ ایک عام آدمی کے لئے مفید ہے، اتنا ہی ایک

جید عالم کیلئے نافع اور فکر کی راہیں کھولنے والا ہے۔

شائقین صرف بیس پیسے کا ٹکٹ بھیج کر پتہ ذیل سے طلب کریں

مرکزی مجلس رضا نوری مسجد بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور



مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

# فضائل درودِ سلام

تالیف

حضرت مولانا محمد سعید شبلی نقشبندی قادری

اس کتاب میں درود و سلام کے فضائل بیان کرنے کے علاوہ اٹھارہ درود پاک مع اجازت درج ہیں اور آخر میں سلامِ ہدائیہ کے بارے میں محققانہ اور فیصلہ کن بحث لکھی ہے۔

قیمت صرف دعائے خیر

نوٹ: بیرونجات کے شائقین حضرات بیس پیسے کے ٹکٹ بھیج کر پتہ ذیل سے طلب کریں۔

مرکزی مجلسِ رضا نوری مسجد بالمقابل ریکو اسٹیشن لاہور

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

# اثبات المولد والقیام

تالیف

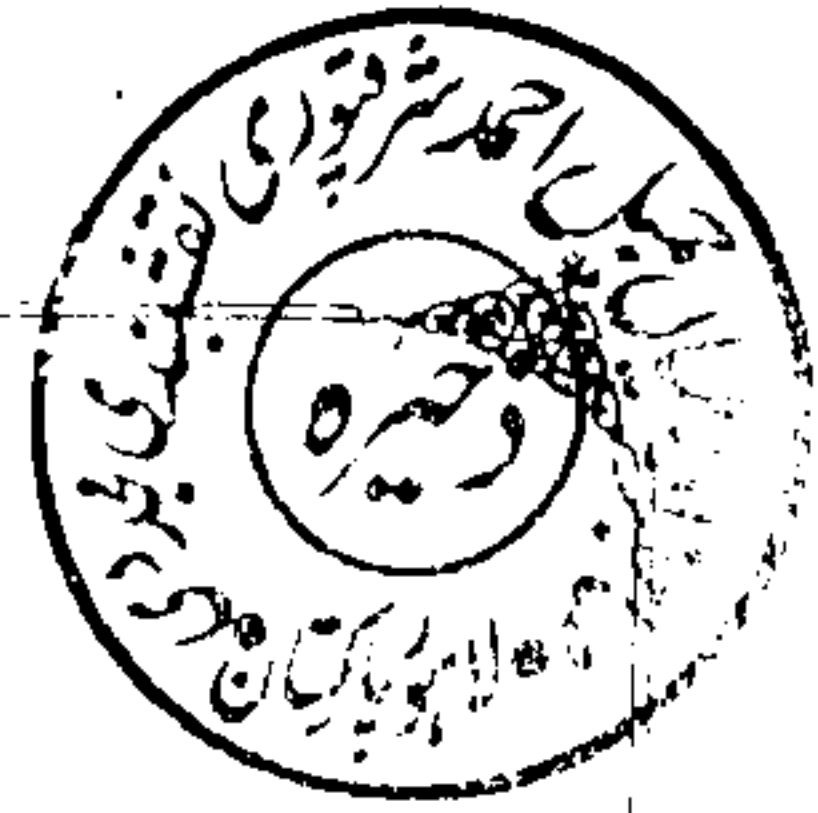
حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ  
(المتوفی ۱۲۷۷ھ)

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم پیشوا حضرت شاہ احمد سعید  
مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس مختصر تالیف میں میلاد و قیام کے  
جواز میں قوی دلائل پیش کئے ہیں۔ اور ان لوگوں کی پرزور تردید کی  
ہے جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہ  
میلاد شریف کو ناجائز سمجھتے تھے۔

شائقین بیس پیس کے ٹکٹ بھیج کر پتہ ذیل سے طلب کریں۔

مرکزی مجلس رشتہ نوری مسجد بالمقابل ریلو اسٹیشن لاہور





# رضہ بوم

مرکزی مجلس ضالاہور، اعلیٰ حضرت

محکم دلت

جلیلہ

شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ کی می

کے تعارف کیلئے کتب و رسائل شائع کرنے کے ساتھ ساتھ ہر سال

عید میلاد النبی کے موقع پر جلسہ یوم رضا کا انعقاد کرتی ہے جس میں ملک

عمار، فضلہ اور دانشور حضرات چودھویں صدی کے مجدد کی عظیم علمی خدمات اور

تجدیدی کارناموں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ یہ روح پرور تقریب جامع مسجد

بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور منعقد ہوتی ہے۔

انہیں علاوہ مرکزی مجلس ضالاہور کی طرف سے ملک کے گوشے گوشے میں جلسہ

ہائے یوم رضا منعقد کرنے کی ہر سال اپیل کی جاتی ہے اس تحریک سے ملک کے

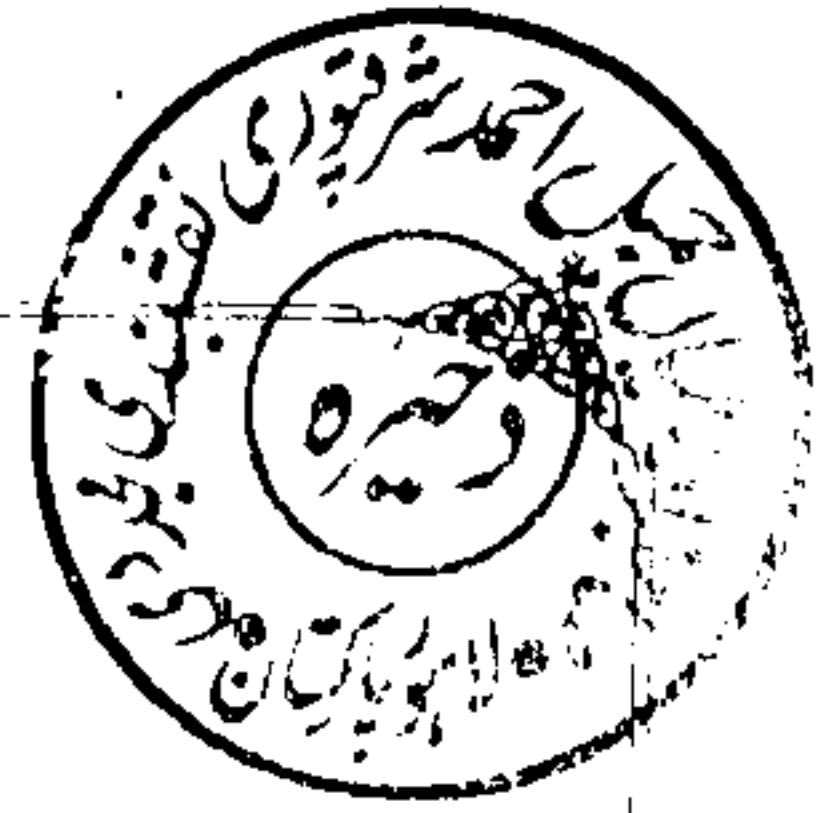
اکثر مقامات پر یوم رضا منایا جانے لگا ہے مگر ہم اس میں مزید وسعت کے خواہاں

ہیں لہذا علماء کرام اور اہل سنت کی انجمنوں سے اپیل ہے کہ وہ یوم رضا کو وسیع

پیمانے پر منانے کا اہتمام کیا کریں۔

الداعی حکیم محمد موسیٰ امرتسری صدر مرکزی مجلس ضالاہور





# رضہ یوم

مرکزی مجلس ضالاہور، اعلیٰ حضرت

محکم دلت

جلیلہ

شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ کی می

کے تعارف کیلئے کتب و رسائل شائع کرنے کے ساتھ ساتھ ہر سال

عید میلاد النبی کے موقع پر جلسہ یوم رضا کا انعقاد کرتی ہے جس میں ملک

عمار، فضلہ اور دانشور حضرات چودھویں صدی کے مجدد کی عظیم علمی خدمات اور

تجدیدی کارناموں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ یہ روح پرور تقریب جامع مسجد

بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور منعقد ہوتی ہے۔

انہیں علاوہ مرکزی مجلس ضالاہور کی طرف سے ملک کے گوشے گوشے میں جلسہ

ہائے یوم رضا منعقد کرنے کی ہر سال اپیل کی جاتی ہے اس تحریک سے ملک کے

اکثر مقامات پر یوم رضا منایا جانے لگا ہے مگر ہم اس میں مزید وسعت کے خواہاں

ہیں لہذا علماء کرام اور اہل سنت کی انجمنوں سے اپیل ہے کہ وہ یوم رضا کو وسیع

پیمانے پر منانے کا اہتمام کیا کریں۔

الداعی حکیم محمد موسیٰ امرتسری صدر مرکزی مجلس ضالاہور

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام  
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

# فضائلِ رسولِ سلام

منقذِ غایت احمد کا کوثری علیہ الرحمۃ

مرکزی مجلسِ اُضواء لاہور